Pakistan Coronavirus
CivActs Campaign

بلیٹن نمبر 52
۲۰۲۰-۰۸-۲۵

کرونا وائرس جیسے وبائی حالات جلد ہی معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتے ہیں، غلط معلومات افواہیں اور جعلی خبروں کی وجہ سے، جیسا کہ ہم ماضی میں دیکھ چکے ہیں۔ ہم نے ہر روز غلط معلومات میں شہریوں کو الجھانے، غیر یقینی اور ادھوری معلومات میں شریک ہوتے دیکھا ہے۔ پریشان اور صحیح معلومات کو فراہم کئیے بغیر شہریوں کو چھوڑ دینا بھی اس معاشرتی تنازعہ کی وجہ بن سکتا ہے۔

ایسی تمام معلومات، اطلاعات، Coronavirus CivicActs Campaign (CCC) پاکستان افواہیں اور بے یقینی کی وجہ سے بننے والی گفتگو میں سے تمام غیر مصدقہ اور غیر تصدیق شدہ اطلاعات کو ختم کرکے صحیح مصدقہ اور حکومت کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور اطلاعات عوام الناس کو فراہم کرتا ہے تاکہ افواہوں سے ہونے والے نقصانات سے بچا جا سکے۔

پاکستان میں کورونا وائرس کی موجودہ صورتحال

کل ریکوریز	کل اموات	کل ایکٹیو کیس	تصدیق شدہ کیس
278,425	6,255	9,031	293,711

پاکستان کے صوبوں میں کورونا وائرس کے کیسز

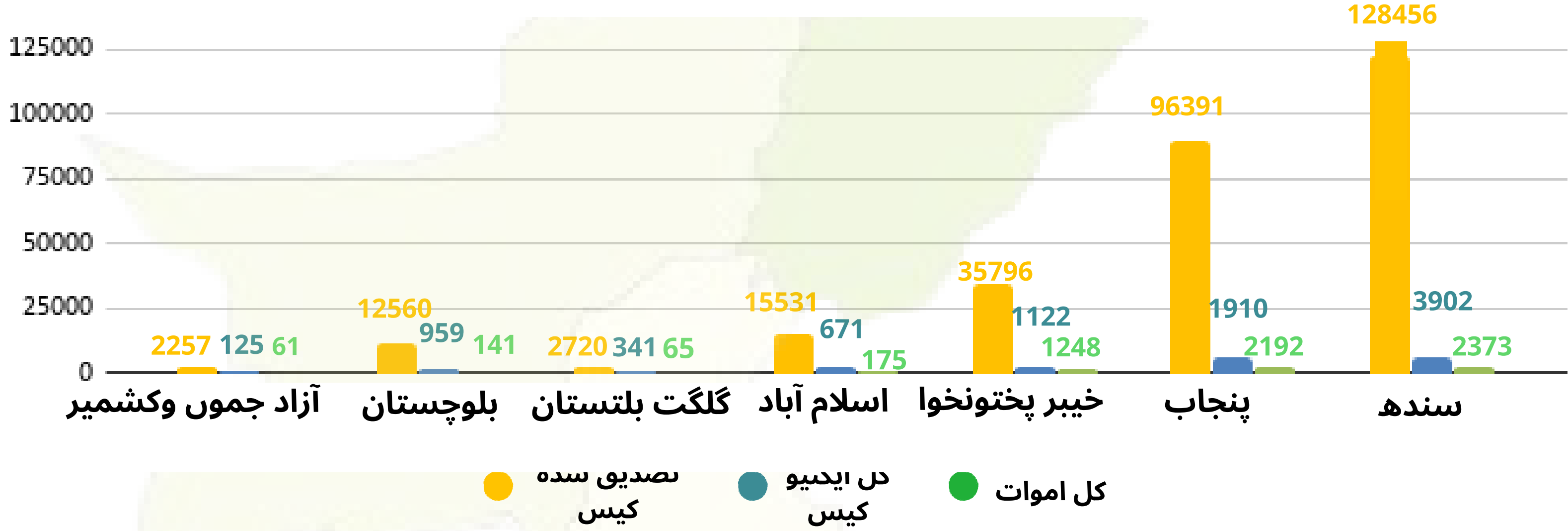

واٹس ایپ کے ذریعے ہماری باقائدہ اپڈیٹس حاصل کرنے کیلئے

ہمارا نمبر +27 60 080 6146 رابطے کے طور پر شامل کریں

لفظ "Pakistan" لکھ کر واٹس ایپ پر میسج کریں

جرنلسٹز کو کورونا کے ہاٹ سپاٹس پر کام کرتے ہوئے درپیش مسائل

پاکستان کے نیوز میڈیا منظر نامے میں مسابقت کا مقابلہ کٹھن ہے ، جس میں بہت سے قومی اور ریجنل اخباروں کے علاوہ 30 سے 24 گھنٹے سے زیادہ ٹیلیویژن نیوز چینلز ریٹنگ کے لئے ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں۔

ملک بھر میں کام کرنے والے صحافیوں کیلئے ، نیوز آرگنائزیشنز نے رپورٹنگ کے دوران سماجی دوری اور حفاظتی آلات کے حوالے سے رہنما اصول جاری کیے ہیں ، لیکن اس پر بہت ہی کم لوگ عمل پیرا ہیں۔ اس کے باوجود ، میڈیا کی بہت ساری آرگنائزیشنز ناقص حفاظتی پروٹوکول کے ساتھ صحافیوں پر خبروں کیلئے دباؤ ڈال رہی ہیں۔

کورونا وائرس کے ہاٹ سپاٹس پر رپورٹنگ

مسٹر اشرف ، کوئٹہ میں ایک مقامی ٹیلی ویژن اسٹیشن کے رپورٹر ، ان سات افراد میں سے ایک تھے جو اپنی تنظیم میں کورونا وائرس ٹیسٹ میں مثبت ثابت ہوئے۔انکا کہنا ہے کہ میں دفتر میں تھا اور مجھے محسوس ہوا جیسے مجھے بخار ہے ، اور اس کے ساتھ ساتھ چکر بھی آ رہے ہیں۔

میں اپنی شفٹ ختم ہونے سے پہلے ہی دفتر سے نکلا تھا۔ جب میں گھر واپس آیا تو طبیعت کافی خراب تھی حتیٰ کے کھڑے ہونے میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑ تھا۔ مجھے تیز بخار تھا ، اور جسم میں بہت درد تھا۔ ایک رپورٹر ہونے کے ناطے ، ہمیں 'ہاٹ اسپاٹس' کے نام سے جانے جانے والے ان علاقوں میں گراں قدر گھنٹوں کام کرنا پڑتا ہے جہاں وائرس کے مثبت افراد کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لیکن چونکہ یہ ہماری ڈیوٹی کا ایک حصہ ہے تو ہمیں احتیاطی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے یہ کام سرانجام دینا پڑتا ہے۔ لیکن تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود مجھ سمیت بہت سے اسسٹنٹ اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں۔

کورونا وائرس سے لاحق خطرات

پشاور شہر کے مقامی ٹیلی ویژن اسٹیشن کے ایک کیمرہ مین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ، ہم پہلے کی طرح نارمل طریقے سے کام کرنے فیلڈ میں جاتے ہیں ، اور اسی طرح دفتر میں کام کر رہے ہیں۔ ہم عوام سے بھی اسی طرح رابطہ بنائے ہوئے ہیں۔گزشتہ ماہ میں وہ ہسپتالوں اور بازاروں سے براہ راست رپورٹنگ کرنے کی وجہ سے کورونا وائرس ٹیسٹ میں مثبت ثابت ہوئے۔ جب مجھے محسوس ہوا کہ میں بیمار ہوں اور مجھ میں وائرس کی علامات موجود ہیں تو میں نے اپنا ٹیسٹ کروایا اور میں ٹیسٹ میں مثبت ثابت ہوا۔ میں نے فوری طور پر انتظامیہ کو آگاہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ میں جن عملے کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا اس کو عملہ کو الگ کردیں۔ گھر میں دو ہفتے قرنطین میں گزارنے کے بعد ، میں نے دوبارہ ٹیسٹ کروایا اور صحت کے حکام نے صحت یاب ہونے کی تصدیق کردی۔

جرنلسٹز کو کورونا کے ہاٹ سپاٹس پر کام کرتے ہوئے درپیش مسائل

وائرس میں مبتلا ہونے کا خدشہ

اس سے پہلے بھی ، ہم صحافی اپنے کام کو انجام دینے میں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرتے رہے ہیں لیکن اب کورونا وائرس کے پھیلاؤ نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ ہم صحافی ، تکنیکی عملے اور میڈیا کے دیگر ساتھیوں کے درمیان جو عمومی رد عمل دیکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ ذہنی طور پر تیار ہوچکے ہیں کہ وہ وائرس کا شکار ہوں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنی حفاظت نہیں کرسکتے کیونکہ ایس او پیز پر عمل کرنے کے باوجود بہت سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ہمارے عملے میں، میں بہت سارے لوگوں کو جانتا ہوں جو اپنے گھر کے واحد کمانے والے ہیں ، اور میں ہر روز انہیں اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ خبر رساں ادارے اس کو اتنی سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں جتنا اسے لینا چاہئے۔ اس محاذ پر ان کی کارکردگی صفر ہے اور وہ صحافیوں کو تحفظ فراہم نہیں کررہے ہیں۔

(رپورٹر۔ لاہور)

صحافیوں کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں

پیرامیڈیکل اسٹاف کی طرح ، میڈیا کارکن بھی پاکستان میں کورونا وائرس کی وبائی صورتحال سے نمٹنے میں پہلی صف میں ہیں۔ شہریوں کو درست معلومات فراہم کرنے کے لئے وہ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اور زیادہ پرہجوم علاقوں میں کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ریاست اور وفاقی حکومتوں کو یہ یقینی بنانا ہے کہ ذاتی حفاظتی سازوسامان (پی پی ای) کی فراہمی کافی حد تک اسپتال کے عملے کو کی جارہی ہے لیکن میڈیا ہاؤس کے اہلکاروں کے لئے بھی ہونی چاہیئے۔

مزید برآں ، انہیں میڈیا اداروں کو خصوصی کریڈٹ دینا چاہئے تاکہ وہ اپنے ملازمین کی تنخواہیں جاری رکھ سکیں اور کسی بھی غیر معمولی اخراجات کو پورا کرسکیں۔ چونکہ صحافت کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ اسے دوسرے اداروں کی طرح گھر سے بھی کام کے لئے منتخب کیا جاسکتا ہے ، اس کے لئے فیلڈ میں جانے کی ضرورت ہے ، لہذا میڈیا تنظیموں کو کم از کم یہ یقینی بنانا ہوگا کہ اگر کوئی ملازم کورونا وائرس سے متاثر ہے تو انہیں متاثرہ ملازم کے طبی اخراجات کا خیال رکھنا چاہئے۔

کورونا وائرس کی علامات

- بخار
- خشک کھانسی
- سانس لینے میں تکلیف
- تھکاوٹ

اپنے ڈاکٹر یا کورونا وائرس ہیلپ لائن سے رابطہ کریں

1166

میں اپنا ٹیسٹ کہاں سے کروا سکتا/سکتی ہوں

اسلام آباد
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ
پارک روڈ چک شہزاد اسلام آباد

راولپنڈی
آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف پتھالوجی
رینج روڈ سی ایم ایچ کمپلیکس راولپنڈی

ملتان
نشتر ہسپتال ملتان
نشتر روڈ جسٹس حمید کالونی ملتان

کراچی
آغاخان یونیورسٹی ہسپتال
اسٹیڈیم روڈ کراچی

سول ہسپتال
DOW یونیورسٹی کیمپس مشن روڈ کراچی

میڈیکل ہسپتال **DOW**
اوجھا کیمپس سپارکو روڈ کراچی
انڈس اسپتال
اپوزٹ دارالسلام سوسائٹی کورنگی کراسنگ کراچی

لاہور
پنجاب ایڈز لیب
پی-اے-سی- پی کمپلیکس 6- برڈوڈ روڈ لاہور
شوکت خانم میموریل ہسپتال
جوہر ٹاؤن لاہور R-3.M.A.بلاک 7A

مزید شہروں کے لئے
COVID-19 Health Advisory Platform

کرونا وائرس سو ایکٹس مہم آپ تک **اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان** کی جانب سے لائی گئی ہے

accountabilitylab communities

accountabilitylab PAKISTAN